بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یومِ شنبہ

جلد ۲ | ۶ امان ۱۳۲۷ ھش | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۶ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۹

اخبار احمدیہ

کراچی سندھ، ۵ امان:- خورشید احمد صاحب رپورٹر الفضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زکام اور جگر کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۵ امان:- حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کھانسی میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

ضلع گورداسپور کی واپسی کا مطالبہ سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے

"پاکستان کے طلباء آپ پر فخر کرتے ہیں"

(سر ظفر اللہ خان کی خدمات کا اعتراف)

کراچی ۵ مارچ۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی خدمت میں نیویارک کے پتہ پر ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ جس عمدگی اور حسن کارکردگی سے آپ نے سامراجی ہندوستان کے خلاف بین الاقوامی رائے عامہ کی عدالت میں پاکستان کے کیس کی پیروی کی ہے۔ نوجوانان پاکستان کے دل میں اس کی بہت قدر ہے۔ مسلمان طلبہ آپ پر فخر کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ جسے آپ اب تک کمال عقلمندی سے سنبھالتے رہے ہیں۔ (ا ۔ پ)

برما پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے

برمی وزیر خارجہ کی پریس کانفرنس میں تقریر

کراچی ۵ مارچ۔ برما کے وزیر خارجہ یوٹن ٹٹ نے جو کل شام رنگون سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے ہیں۔ آج سہ پہر ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں اس لئے یہاں آیا ہوں تا پاکستان اور برما کے درمیان دوستی بڑھے اور دونوں ملک ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔ چنانچہ میں کل قائد اعظم سے ملاقات کروں گا۔ اور برما کے صدر کی طرف سے دوستی اور محبت کا پیغام اُن کی خدمت میں پیش کروں گا۔ نیز میں برما کے باشندوں کی طرف سے حکومت پاکستان اور تمام باشندگان کو دوستی اور محبت کا پیغام دیتا ہوں۔ جس محبت اور تپاک سے میرا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ میں اس کے لئے تہِ دل سے شکر گذار ہوں۔ مسٹر یوٹن ٹٹ ۹ مارچ کو صبح رنگون روانہ ہو جائیں گے۔ آج آپ نے وزیر اعظم پاکستان سے بھی ملاقات کی۔ آپ دیگر وزراء سے بھی ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ اگرچہ میں تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں لیکن یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ کہ برما پاکستان کو چاول اور ساگوان کی لکڑی مہیا کر سکتا ہے۔ البتہ ۱۹۵۰ء سے قبل تیل سپلائی نہ کیا جائیگا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ برما اپنی مملکت کو وسیع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور وہ پاکستانی سرحد کی طرف کسی علاقے کی [illegible] نہیں جانا چاہتا وہ پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا خواہشمند ہے۔ برما دنیا میں امن چاہتا ہے اور مشرقی ایشیا میں بالخصوص تقسیم فلسطین کے متعلق یو۔ این۔ او کے فیصلے پر انہوں نے کہا کہ فی الحال [illegible] (ا ۔ پ)

(باقی صفحہ ۲)

جموں و کشمیر میں مسلمانوں کو اب بھی بے پناہ مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے

لاہور ۵ مارچ۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت لاہور کی طرف سے ایک بیان میں مظہر ہے کہ کشمیر میں مسلمانوں کو بے پناہ مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اور یہ مظالم دن بدن زیادہ بھیانک صورت اختیار کرتے جاتے ہیں مسلم کانفرنس کے کارکنوں کو چن چن کر گرفتار کیا جارہا ہے۔ بہت سے معروف مسلمان روپوش ہو گئے ہیں اب چونکہ پہاڑی راستے کھل گئے ہیں۔ لوگ آزاد شدہ علاقے میں پناہ لینے کی خاطر بکثرت آرہے ہیں۔ جموں و کشمیر کی ہنگامی حکومت نے معروف مسلمانوں کے اموال و جائداد پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں حکومت آزاد کشمیر کے وزیر تعلیم اور وزیر ترقیات وغیرہ کی جائدادیں بھی شامل ہیں۔ (ا ۔ پ)

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان گہرے تجارتی تعلقات قائم کئے جائیں گے

(پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر تفصیلی بحث)

کراچی ۵ مارچ۔ پاکستان پارلیمنٹ میں آج بھی بجٹ پر تفصیلی بحث ہوتی رہی۔ جمعہ کی وجہ سے آج کا اجلاس ۱۰ بجے شروع ہوا۔ اور ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا اب آئندہ اجلاس گیارہ بجے صبح ہفتے کے روز شروع ہوگا۔ آج بیاسی۔ جہازرانی اور محکمہ ڈاک وغیرہ سے متعلق مانگوں پر بحث ہوئی۔ جو بعد ازاں شماری منظور کر لی گئیں۔ کیابینٹ کی مانگ پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ اجلاس برخاست کر دیا گیا۔ مسٹر رحیم (؟) اور چکرورتی نے تخفیف کی تحریک پیش کرتے ہوئے چٹاگانگ کی بندرگاہ کو بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس بارے میں فوری اقدامات کی طرف توجہ دلائی۔ وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر کی طرف سے اطمینان دلانے پر کہ حکومت اس اہم ترین کام سے غافل نہیں ہے۔ اور مناسب اقدامات کرنے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنی تحریک واپس لے لی۔ محکمہ ڈاک کے متعلق ان کی تحریک تخفیف پاس نہ ہو سکی۔ اس میں انہوں نے مشرقی پاکستان کے محکمہ ڈاک کے انتظامات کی خرابی کی طرف توجہ دلائی تھی۔

آج کے اجلاس میں پہلے بیس منٹ سوالات و جوابات میں صرف ہوئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر تجارت مسٹر آئی آئی چندریگر نے بتایا کہ حکومت ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی کپڑا حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نیز یہ کہ بیرونی سرمائے کی کھپت کے متعلق حکومت اپنی پالیسی کا عنقریب اعلان کرنے والی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا (باقی دیکھو صفحہ ۲)

استصوابِ رائے کے دوران میں شیخ عبد اللہ کی حکومت کو ضرور ختم کرنا ہوگا

دہلی ۵ مارچ:- انگلستان کے مشہور اخبار "نیو سٹیٹسمین اینڈ نیشن" کے ایڈیٹر مسٹر ــــ مارٹن نے جو آج کل ہندوستان اور پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ اس بات کی حمایت کی ہے۔ کہ کشمیر میں استصواب رائے کا انتظام خود جمعیت اقوام کی سلامتی کونسل کو کرنا چاہیئے۔ نیز اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ رائے شماری کے دوران میں عبد اللہ کی موجودہ حکومت کو ضرور ختم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کشمیر کے لوگ بہت غریب ہیں ہو سکتا ہے وہ اقتصادی مجبوریوں کی وجہ سے اپنی آزادانہ رائے کا اظہار نہ کر سکیں۔ انہوں نے ایک یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ رائے شماری کے وقت ہندوستان اور پاکستان دونوں کی فوجیں کشمیر میں موجود رہیں۔ اور امن و امان قائم کرنے میں امداد کریں۔

ضلع گورداسپور پاکستان کو واپس کیا جائے

کراچی ۵ مارچ۔ سید شبیر سجادی سیکرٹری ضلع مسلم لیگ بٹالہ کا تار "ڈان" کے نام مظہر ہے کہ انہوں نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے سلامتی کونسل میں ضلع گورداسپور کی واپسی کا معاملہ پیش کرنے کی درخواست کی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ چونکہ بٹوارے کے اعلان میں یہ ضلع پاکستان میں شامل تھا۔ اور بعد میں ریڈکلف کے جنبہ دارانہ ایوارڈ نے مسلمانوں کی غیر معمولی زیادتی اور دوسری برتریوں کو نظر انداز کر کے اسے ہندوستان میں شامل کر دیا۔ لہٰذا اس مضبوط بنیاد پر اس جائز مطالبہ کو پیش کرنا چاہیئے آپ نے مزید کہا ہے۔ کہ ریڈکلف کے اس فیصلہ کو عدل اور انصاف سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور اس کی معقولیت کبھی بھی اقوام عالم کے سامنے پیش نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا آپ اس سازش کا انکشاف اور اس کی غیر معقولیت کو ثابت کر دیں۔ (ا ۔ پ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۸ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پاسپورٹ سسٹم کے اجراء کی خبر سراسر بے بنیاد ہے

کراچی ۵ مارچ۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ۱۵ مارچ کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے باشندوں کو ایک دوسرے ملک میں داخل ہونے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ سندھ کی مقامی گورنمنٹ کی طرف سے ۸ اگست ۱۹۴۷ء اور حکومت پاکستان کی طرف سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جاری ہونے والے اعلانات میں پاکستان کے باشندوں کو پاسپورٹ وغیرہ حاصل کرنے سے مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ ان اعلانات میں کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ پس ان کا نفاذ جاری رہیگا تاآنکہ ان کو منسوخ نہ کر دیا جائے۔ (ا۔ پ)

اُردو ہی پاکستان کی قومی زبان ہو سکتی ہے

کلکتہ ۵ مارچ۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے بعد کراچی سے ڈھاکہ کو جاتے ہوئے کلکتہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا کہ حکومت مشرقی بنگال کی سرکاری زبان بنگالی ہوگی۔ اور یہی زبان تعلیم کے لئے ذریعہ تعلیم ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے منی آرڈر کے فارموں اور ٹکٹوں اور سکوں پر بنگالی حروف لکھنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان ایک ہی ریاست ہے۔ اس کی ایک ہی زبان ہونی چاہیئے اور وہ اردو ہی ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بنگال ہی میں چند ہی ایسے آدمی ہیں۔ جو بنگالی کو سرکاری زبان قرار دینے کی تائید میں ہیں تقسیم سے پہلے اردو کو مسلمانوں کی قومی زبان تسلیم کر لیا گیا تھا کوئی اور زبان اس کی جگہ نہیں لے سکتی۔ (ا۔ پ)

واہگہ سرحد پر ڈوگرہ فوج کی ایذا رسانی

لاہور ۵ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت پناہ گزیناں و آباد کاری کے تین افسروں کو جو کہ امرتسر اور جالندھر میں مسلم عورتوں کے کیمپوں کا معائنہ کر کے واپس آ رہے تھے۔ بمقام واہگہ چیکنگ اسٹیشن پر ملٹری نے انکو کھڑا کر لیا۔ اور اسپیشل پرمٹ کا بھی کوئی لحاظ نہ کرتے ہوئے ان کو آگے جانے سے روکا گیا۔ گارڈز کیمپ میں بھی ٹھہرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ چنانچہ ان افسروں نے کار میں ہی ساری رات بسر کی۔ یاد رہے کہ ۱۸ فروری کو دونوں حکومتوں کے درمیان باہمی سمجھوتہ کی رو سے ۶½ بجے شام سے صبح ۷ بجے کے درمیانی عرصہ میں سرحد کو عبور کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا تھا۔ مگر سپیشل پرمٹ کے ذریعہ اس پارٹی کو ہر جگہ سے گزر جانے کی اجازت تھی۔ اٹاری کے مقام پر جہاں سکھ جو کی تعینات ہے۔ اُن کو چالیس منٹ تک روکے رکھا گیا۔ مگر واہگہ کی ڈوگرہ ملٹری نے کسی قسم کی دلیل سننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ واپس اٹاری کی طرف چلے جاؤ۔ اس پر پاکستانی افسروں نے واپس جا

سلامتی کونسل میں کامیابی کا بہترین ذریعہ دعا ہی ہے

لندن میں سر محمد ظفر اللہ خان کا بصیرت افروز اعلان

لندن ۴ مارچ۔ سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ایک تقریر میں فرمایا۔ میرے نزدیک یہ بات قطعی شک و شبہ سے بالا ہے۔ کہ اگر کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ ملا لیا گیا۔ تو ایک سال کے اندر اندر مسلمان وہاں کثرت کی بجائے اقلیت میں رہ جائیں گے۔ یا مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعہ اس مقصد کو حاصل کیا جائیگا۔ اور یا پھر غیر مسلموں کو کشمیر لا کر اور ریاست میں آباد کر کے اور مسلمانوں کو جلا وطن کر کے یہ صورت پیدا کی جائے گی۔

مسلم لیگ آف کشمیر سوسائٹی کی طرف سے چوہدری صاحب موصوف ایک دعوت پر مدعو تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق صحیح فیصلے پر پہنچنے کے سلسلے میں سلامتی کونسل کی جو بہترین امداد کی جا سکتی ہے۔ وہ دعا ہی ہے۔ اگرچہ بیسویں صدی میں اور پھر لندن جیسے شہر میں دعا کی تحریک سامعین کو عجیب ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ لیکن میرا پختہ ایمان یہی ہے۔ کہ دعا حصول کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ استصواب رائے پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے تنبیہ کی کہ پاکستان ایک بڑے خطرے سے دوچار ہے۔ کشمیر کی ۷۷ فیصدی آبادی چونکہ مسلم ہے۔ اور کم و بیش دو لاکھ مسلمان ریاست سے پاکستان کی طرف ہجرت کر چکے ہیں۔ استصواب رائے کی صحیح اور اہم ترین بنیاد ختم ہو جائے گی۔ باقی دیکھیے صفحہ ۳ پر

باقی دیکھیے صفحہ ۳ پر

صدر اچھوت فیڈریشن کی چوہدری غلام عباس سے ملاقات

سیالکوٹ ۵ مارچ۔ مسٹر پی۔ ایس رام داسیہ صدر مغربی پنجاب اچھوت فیڈریشن نے کل رات چوہدری غلام عباس صدر کشمیر مسلم کانفرنس سے ۴۵ منٹ تک ملاقات کی (او۔ پی۔ آئی)

مائیکل شاہ رومانیہ کو دھمکی دیکر تخت سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا گیا تھا!

کراچی ۴ مارچ۔ رومانیہ کے سابق شاہ مائیکل نے امریکہ جاتے ہوئے پیرس سے یہاں پہنچے۔ آج شب کو ایک بیان میں کہا۔ کہ مجھے خونریزی کی دھمکی دے کر تخت سے دست برداری پر مجبور کیا گیا تھا۔ میں اپنے آپ کو اس فیصلہ بالجبر کا پابند نہیں سمجھتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کو رومانیہ کی کابینہ کے دو ممبروں نے دست برداری کے حکمنامہ کا مسودہ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے مجھے کہا۔ کہ میں فوراً اس پر دستخط کر دوں۔ یہ دونوں ممبر اس وقت آئے تھے جبکہ شاہی محل کو مسلح فوج نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ اور مجھے کہا گیا۔ کہ اگر عین وقت کے اندر اندر اس پر دستخط نہ کئے۔ تو اس کے نتیجہ میں ہونے والی خونریزی کی تمام ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔ (رائٹر)

پرجا منڈل اور سکھ

امرتسر ۴ مارچ آٹھ مشہور سکھ لیڈروں نے پریس کو ایک مشترکہ بیان دیا ہے۔ اور سکھ ریاستوں میں پرجا منڈل کی طرف سے جو ایجی ٹیشن آجکل جاری ہے اس سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے۔ شرومنی اکالی دل کی اس پالیسی سے انہیں کامل اتفاق ہے۔ کہ ریاستوں میں ذمہ دار حکومت قائم کی جائے۔ لیکن وہ اس تحریک کے خلاف ہیں۔ کہ ریاستوں کو مشرقی پنجاب میں مدغم کر دیا جائے۔ پرجا منڈل کا موجودہ ایجی ٹیشن انکی نگاہ میں سکھ تمدن کو خاک میں ملانے کی نیت سے کیا جا رہا ہے وہ سکھ ریاستوں کی یونین بنانے کی تائید میں ہیں چنانچہ اُنہوں نے انڈین یونین ریاستوں کی وزارت سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ یونین بنانے میں اپنی طرف سے پیشقدمی کرے

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس — از صفحہ اوّل

کہ تجارتی جہاز رانی اور انجینئرنگ کی ٹریننگ بمبئی میں دی جاتی تھی۔ اس کے لئے جو ادارہ مخصوص تھا وہ ہندوستان کے حصے میں آیا۔ چنانچہ قرار پایا۔ کہ اس وقت جو پاکستانی طلبا بمبئی میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ وہ بدستور ٹریننگ حاصل کرتے رہیں۔ اور ان کے زمانۂ تعلیم کے ختم ہو جانے کے بعد آئندہ کیلئے ہر سال پاکستان کے بارہ طلبہ اس میں داخل ہو کر تربیت حاصل کرتے رہینگے۔ اور یہ انتظام تین سال تک جاری رہے گا۔ اور اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو اس میعاد کو پانچ سال تک کیلئے بڑھایا جا سکے گا۔ اس قسم کا ایک ادارہ پاکستان میں قائم کرنے کے لئے حکومت بعض تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر تجارت نے بتایا۔ کہ اس وقت تک پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان کوئی تجارتی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن جونہی حالات اجازت دینگے انڈونیشیا کے ساتھ گہرے اقتصادی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے سوال و جواب کے دوران میں ایک اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ اور وہ یہ کہ اقتصادی لحاظ سے ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسلئے دونوں کے درمیان کسٹم کی پابندیاں دونوں کیلئے نقصان کا باعث ہونگی۔ اُنہوں نے امید ظاہر کی کہ اس سلسلے میں کوئی مناسب سمجھوتہ ہو جائے گا۔ بقیہ

اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی کمیٹی

کراچی ۵ مارچ۔ پاکستان کی مجلس آئین ساز نے ایک قرارداد کے ذریعہ صدر مجلس کو اختیار دیا تھا کہ وہ اقلیتوں اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی کمیٹی کے لئے اپنی مرضی سے سات ممبران کی نامزدگی عمل میں لائیں۔ ضروری نہیں کہ کمیٹی کے ممبران مجلس آئین ساز کے رکن ہوں۔ چنانچہ صاحب صدر نے مندرجہ ذیل اصحاب کو نامزد کیا ہے۔

(۱) مسٹر سی۔ ای۔ بی۔ گبن ۲۔ دیوان بہادر ایس پی سنگھا ۳۔ سر محمد ظفر اللہ خان ۴۔ جمشید نوشیروان جی مہتہ ۵۔ چوہدری نصیر احمد خان ۶۔ بابو فنی بھوشن نیز ۷۔ دھیٹا گانگ)

برمی وزیر امور خارجہ کراچی میں

کراچی ۵ مارچ۔ آج شب ایک فلائنگ بوٹ کے ذریعہ یو ٹن نٹ نامی برما کے وزیر امور خارجہ گڈول مشن پر رنگون سے کراچی پہنچے۔ خیال ہے کہ جمعہ کے بعد دوپہر یو ٹن نٹ برمی سفارتخانے میں پریس کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے (ا۔ پ)

قائداعظم ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب فرمائینگے

ڈھاکہ ۵ مارچ۔ توقع کی جا رہی ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد کو خطاب فرمائیں گے۔

یہ جلسہ ۲۴ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ (ا۔ پ)

بقیہ: آپ نے صاف اور واضح الفاظ میں اس بات کا اعلان کیا۔ ہم پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کسی قسم کی تجارتی لڑائی چھیڑنی نہیں چاہتے۔ ہم ہندوستان کے ساتھ دوستی کے خواہاں ہیں۔ اور نہایت امن سے رہنا چاہتے ہیں۔ آخیر میں نصف گھنٹہ تک خان عبد الغفار خان نے تقریر کی۔ اور یہ ان کی پاکستان پارلیمنٹ میں پہلی تقریر ہے انہوں نے اُردو میں تقریر کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر سخت نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ برطانوی راج اور اس حکومت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ رشوت ستانی اور دیگر بدعنوانیاں اسقدر عام ہیں۔ کہ ایسی برطانوی راج میں بھی نہ تھیں انہوں نے اپنی تقریر میں اپنے اور اپنی پارٹی کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کرنا چاہا۔ اور رواداری پر بہت زور دیا۔ نیز صوبائی تعصب آمریت وغیرہ کے خلاف خبردار رہنے کی تلقین کی۔ (ا۔ پ)

برمی وزیر کی کانفرنس — از صفحہ اوّل

برما کے مسلمان باشندوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے اسکے علاوہ اتنی ہی تعداد میں ہندوستانی مسلمان وہاں رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ سب قیام پاکستان پر بہت خوش ہیں۔ اور اسپر فخر کرتے ہیں۔ ایک پریس نمائندے کی تجویز سے برما کے وزیر خارجہ نے پورا اتفاق کیا۔ کہ حکومت برما خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے کی مرمت کرا کے اُس کی پوری پوری نگہداشت کرے۔ (ا۔ پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۶ مارچ ۱۹۴۸ء

اصول اور عمل

ہند نے جو نیا دستور اپنے لئے بنایا ہے۔ وہ دنیاوی طرز حکومت کا حامل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی خاص مذہب حکومت کا نہیں ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حکومت کے برسر اقتدار افراد کا کوئی مذہب نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر فرد کو اجازت ہے کہ جو چاہے وہ اپنا مذہب رکھے۔ لیکن حکومت کے کاروبار پر کسی قسم کا اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ ہندوستان میں اتنے مختلف مذاہب ہیں کہ دستور بنانے والوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں تھا۔ کہ وہ حکومت کو ایسا نام دیتے جو موجودہ سیاست میں سب سے زیادہ مذاہب کے درمیان غیر جانبداری کا اظہار کرتا ہے

لیکن کسی چیز کو خاص کر کسی حکومت کو صرف کسی خاص نام دینے سے اس میں وہ صفات پیدا نہیں ہو جاتیں۔ جن کا اس نام سے اظہار ہوتا ہے اصل چیز جو ہے وہ ان لوگوں کی ذہنیت ہے جن سے وہ حکومت بنی ہوتی ہے۔ اگر ملک اور ملک کے مقتدر افراد کی ذہنیت غیر جانبدارانہ ہوگی۔ تو حکومت بھی حقیقی معنوں میں غیر جانبدار ہوگی خواہ اس کا نام کچھ بھی رکھ دیا جائے۔ لیکن اگر ذہنیت طرفدارانہ ہوگی۔ تو خواہ حکومت کا نام دنیاوی اور غیر جانبدارانہ ہی رکھا جائے حقیقت میں دنیاوی اور غیر جانبدارانہ نہیں ہوگی۔

مثلاً انگلستان کا سرکاری مذہب عیسائیت ہے لیکن یہاں پچھلی چند صدیوں میں عوام کی ذہنیت نے ایسا پلٹا کھایا ہے۔ کہ باوجودیکہ سرکاری مذہب عیسائیت ہے۔ لیکن اس کا اثر صرف اسی قدر ہے۔ کہ حکومت کی سب سے بڑی شخصیت یعنی بادشاہ گو اب بھی محافظ ایمان وغیرہ الفاظ سے ملقب ہے، مگر عملاً حکومت کے کاروبار میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انگلستان کے لوگوں کی ذہنیت ایسی بن گئی ہوئی ہے۔ کہ مذہب حکومتی کاروبار میں جانبدارانہ دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

اس کے مقابل ہم انڈین نیشنل کانگرس کی مثال لے سکتے ہیں۔ کہ گو اس مجلس کے بنیادی اصول غیر جانبدارانہ اور جمہوری نقطہ نظر سے بنائے گئے تھے۔ لیکن عملاً یہ اکثریت ہی کی آلۂ کار بنی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں مذہبی فرقہ وارانہ جماعتیں از قسم مسلم لیگ۔ وغیرہ معرض ظہور میں آئیں۔ جب تک تو انڈین نیشنل کانگرس اپنے طبعی رجحان پر جمہوری اصولوں کے پردے قائم رکھ سکی مسلم لیگ کمزور رہی۔ لیکن جب یہ رجحان بے نقاب ہو گیا۔ تو یکدم مسلم لیگ کو وہ پوزیشن حاصل ہو گئی جس کے نتیجہ میں ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس وقت ہند میں یہی انڈین نیشنل کانگرس برسر اقتدار ہے۔ اور جو دستور اس نے اپنے لئے بنایا ہے وہ خالص جمہوری قسم کا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں دنیاوی طرز کا ہے۔ لیکن یہ دستور اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب اس دستور کو چلانے والے افراد بھی اسی ذہنیت کے حامل ہوں۔ جس ذہنیت کا اظہار اس کے نام سے ہوتا ہے۔

پچھلے دنوں مہاسبھا۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اکالی پارٹی وغیرہ فرقہ وارانہ جماعتوں کی جدوجہد کی وجہ سے جو خونی ڈراما پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں کھیلا گیا ہے۔ اور جس کی انتہاء گاندھی جی جیسی ہستی کے بے دریغ قتل پر ہوئی ہے اس کی ایک وجہ اور بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ خود کانگرسی حکومت کی ذہنیت بھی اپنے اصولوں کی اتنی حامل نہیں تھی۔ کہ جس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ان فرقہ وارانہ جماعتوں کے اعمال سے کچھ نہ کچھ اس کی اپنے اصولوں پر کمزوری ایمان کا بھی تعلق ہے۔

گاندھی جی کا قتل ایک ایسا سانحہ نہیں تھا۔ کہ کانگرسی حکومت ان فرقہ وارانہ جماعتوں کے استیصال کی طرف متوجہ نہ ہوتی۔ اس سے ہمیں امید بندھتی ہے کہ فرقہ وارانہ جماعتوں کے استیصال کے ساتھ ساتھ خود کانگرسی حکومت اپنی ذہنیت کا بھی جائزہ لے گی۔ اور اس میں ایسی تبدیلیاں کریگی۔ کہ وہ آخر کار حقیقی طور پر ان جمہوری اصولوں کی آئینہ دار بن جائے گی۔ جن اصولوں پر ہند کے دستور کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کانگرسی حکومت کو اس تبدیلی کے پیدا کرنے کے لئے سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور سب سے بڑی دقت یہی ہے کہ صدیوں کی پروردہ ذہنیت ایک دن میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دل سے چاہتا ہو۔ کہ وہ اپنے طبعی رجحانات کے مخالف عمل کرے لیکن نہ کر سکے۔ بڑی کشمکش کے بعد جا کر انسان اپنے آپ پر قابو پا سکتا ہے۔ پھر ایک شخص کے بدلنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب تک سارے کا سارا ماحول تبدیل نہ ہو۔ بے شک بعض وقت صرف ایک شخص کا کیریکٹر ہی اتنا طاقتور موثر ہوتا ہے کہ ساتھ ہی ماحول بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی شان کا انسان شاذ ہی ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ گاندھی جی کی شخصیت بہت بڑی تھی لیکن گاندھی جی کے جیتے جی بھی ان کے اصولوں کا زبانی تو اقرار کیا جاتا تھا۔ مگر عمل صفر کے برابر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اب ان کی وفات کے بعد اور جس طرح وہ واقعہ ہوئی ہے۔ اس کے اثر کے تحت ذہنیتیں بدل جائیں۔

بہر حال اگر کانگرسی حکومت کے افراد کی ذہنیت حکومت کے جمہوری اصولوں کے مطابق بن جائے۔ تو مخالف عناصر مثلاً ہندو مہاسبھا، راشٹریہ سیوک سنگھ اکالی پارٹی وغیرہ کی ذہنیت تبدیل کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن جب تک ان فرقہ وارانہ جماعتوں کو حکومت کے اندر سے کسی قسم کا سہارا ملتا رہیگا یا سہارا ملنے کی امید رہے گی۔ اس وقت تک ایسی جماعتوں کی ذہنیت تبدیل کرنا کار دارد والا معاملہ ہے۔

یہ بات کہ ابھی تک کانگرسی حکومت کے افراد بھی اپنے وضع کردہ اصولوں پر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ اس ایک ہی واقعہ سے اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ کہ جب مرکزی آئین ساز اسمبلی میں مولانا ابوالکلام آزاد نے سوالات کا جواب اردو میں دیا۔ تو ممبران اسمبلی نے کہا۔ کہ ہم ہند پارلیمنٹ میں غیر ملکی زبان میں کارروائی نہ ہونے دیں گے یہ کتنے اچنبھے کی بات ہے۔ کہ اردو جس میں ساٹھ فیصدی سے زیادہ الفاظ ہندی کے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ اس میں چند الفاظ عربی فارسی کے بھی مل گئے ہیں غیر ملکی زبان تصور کی گئی ہے۔ حالانکہ ہند ہی میں اس کے بولنے اور سمجھنے والوں کی تعداد یقیناً تمام دوسری زبانوں کے بولنے والوں سے زیادہ ہے۔ جمہوری حکومت میں جہاں مذاہب پر کوئی پابندی نہیں۔ وہاں زبانوں پر بھی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ مولانا نے اپنی ساری عمر اردو بولنے اور لکھنے میں صرف کی ہے۔ اور یہ ان کی مادری زبان ہے۔ اگر اس وجہ سے اعتراض ہوتا کہ اسمبلی کے بعض افراد اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ تو اور بات تھی۔ لیکن کتنا افسوس ہے کہ ایک جمہوری حکومت کی اسمبلی میں ایسی ذہنیت موجود ہے۔ جو ملک میں ایک عام بولی جانے والی زبان کو غیر ملکی قرار دے کر اس کے استعمال پر معترض ہے کوئی زبان جو ملک میں عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہو۔ محض اس وجہ سے غیر ملکی قرار نہیں دی جا سکتی کہ اس میں غیر زبان کے الفاظ مل گئے ہیں۔ انگریزی زبان میں ہزاروں الفاظ لاطینی اور یونانی اور دیگر زبانوں کے مل گئے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کو انگلستان کی غیر ملکی زبان کوئی کہے تو کتنی نادانی ہوگی ہندی زبان جس کو ملکی زبان قرار دیا گیا ہے۔ اس میں اور اردو میں صرف یہی فرق ہے۔ کہ آخر الذکر میں کچھ الفاظ عربی فارسی کے بھی مل گئے ہیں۔ اور یہ زبانیں مسلمانوں سے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ اگر یہ زبانیں مسلمانوں سے مخصوص ہیں۔ تو چونکہ ہند کی آبادی میں چار کروڑ مسلمان بھی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اردو محض ان زبانوں کے الفاظ ہونے کی وجہ سے غیر ملکی قرار نہیں دی جانی چاہیئے۔

ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اعتراضات جمہوری اصولوں کے منافی ہیں۔ اور ہند کے دستور کے خلاف ہیں۔ اور حکومت ہند کی اس غلط ذہنیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جو خود اس کے بنائے ہوئے اصولوں کی ترویج کے راستہ میں سد سکندری کی طرح حائل ہے۔ ممبران اسمبلی کے اردو زبان کے استعمال پر اعتراضات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کانگرسی حکومت کے اصولوں اور عمل میں تضاد ہے۔ جب تک وہ یہ اندرونی تضاد دور نہ کرے گی۔ وہ حقیقی معنوں میں جمہوری حکومت نہیں بن سکے گی۔ اور نہ وہ فرقہ وارانہ عناصر کو ملک میں دبا سکے گی۔

چکیاں فیکٹریاں اور مکانات

کئی ایک مقامات پر آٹے کی چکیاں۔ چاول کی مشینیں شروع شروع میں کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کی معرفت کواپریٹو شاپس کو دی گئی تھیں۔ جس حد تک ان کے فوری طور پر چلا کر ان کے ذریعہ آٹا و چاول پیدا کرنے کا مقصد تھا۔ وہ تو پورا ہو چکا ہے۔ اب انہیں ان مہاجرین کو دینا چاہیئے۔ کہ جن کی چکیاں مشرقی پنجاب میں تھیں۔ اور انہیں تا حال کوئی چکی نہیں ملی۔ بعض چکیوں کے ساتھ تیل کے کولہو بھی ہیں۔ مگر وہ عدم توجہی کا شکار ہیں۔ اور نہیں چل رہے۔ اگر یہ چکیاں اور کولہو موزوں مہاجرین کو تقسیم کئے جائیں۔ تو انہیں اور عوام کو فائدہ ہو سکتا ہے۔

کواپریٹو شاپس میں عام طور پر مقامی لوگ حصہ دار ہیں۔ اس لئے ان چکیوں سے جو نفع آتا ہے۔ ان سے وہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حالانکہ مناسب یہ ہے۔ کہ ان سے ان بیچارے مہاجرین کو فائدہ پہنچے۔ جو اپنی چکیاں مشرقی پنجاب میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکام کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

کئی جگہ فیکٹریوں مکانات اور دوکانوں پر بارسوخ مقامی اصحاب قبضہ جمالے بیٹھے ہیں۔ اور بیچارے اصل مہاجر دھکے کھا رہے ہیں۔ بعض جگہ ایک ایک بارسوخ مقامی شخص نے تین تین چار چار مکانوں اور دوکانوں پر اپنے بھتیجوں بھانجوں اور نوکروں کے ناموں پر الاٹمنٹ کروا کے قبضہ جما رکھا ہے حکام نے بھی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ان کے نام پر الاٹمنٹ کر دی ہے۔ یہ صورت حالات سخت افسوسناک ہے۔ اسے دور کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور سختی سے اس کا انسداد ہونا چاہیئے۔

درخواست دعا

میرے چچا فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد اشرف واقف زندگی)

ہمارا مقدس و محبوب مرکز

از مکرم ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال

عہد حاضرہ کے قیامت خیز انقلاب کی تاریخ میں تاریخ احمدیت کے نئے باب کا جس عنوان کے ساتھ افتتاح کیا گیا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں وہ اپنی تمام نوعیت کے ساتھ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے لاکھوں فرزندان احمدیت ہی نہیں بلکہ درمند نوع انسانی کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس ہولناک انقلاب کی لپیٹ میں جماعت احمدیہ بظاہر اپنے مقدس و محبوب مرکز سے منقطع کر دی گئی ہے۔ اور اس کے شیرازہ کو درہم برہم کر دیا گیا ہے۔ مگر صاحب بصیرت کے نزدیک یہ انقطاع جسمانی اور عارضی انقطاع کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ تعلق عقیدت اور روح کی وابستگی جو تمام اطراف عالم میں دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کو اپنے محبوب ترین مرکز کے ساتھ ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت منقطع نہیں کر سکتی۔

دوسرے ہر سچا احمدی جو علی وجہ البصیرت اس یقین محکم پر ہے۔ کہ اسلام کا زندہ خدا موجود ہے قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اس احمدی کی نگاہ دوربین کے سامنے اس زندہ اور قادر خدا کا یہ اٹل فیصلہ موجود ہے۔ کہ قادیان جو اس کی تجلی گاہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا حقیقی وطن ہے۔ وہ اسے مستقبل قریب یا بعید میں بہرحال اسے حاصل ہو کر رہے گا۔ دنیا اس وقت تسلیم کرے یا نہ کرے۔ مگر ایک سچا احمدی جو اس مقام مقدس پر زندہ خدا کی تجلیات دیکھ چکا ہے۔ جو موجودہ خونیں انقلاب کے دور میں قادیان کے مخصوص مقامات مقدسہ کی تقدیس و تحریم اور خود جماعت احمدیہ کی عزت و جان کی خارق عادت سلامتی کے متعلق ایمان افروز نشان پر نشان دیکھ چکا ہے۔ پھر وہ اپنی آنکھ سے یہ تحیر خیز واقعہ مشاہدہ کر چکا ہے۔ کہ وہ حصہ جو خدا کے مسیح کے وقت سے دارالامان کہلاتا اور جس حصہ میں ہمارے ایمان کے مطابق شعائر اللہ ہیں۔ وہ اب بھی دارالامن ہے۔ خدائے قادر و ذوالجلال کا زبردست ہاتھ اسے مضبوط چٹان کی طرح قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کی آبادی کو محفوظ و مامون رکھا ہوا ہے۔ اس کا بلند مینار اب بھی احمدی آبادیوں کو جھانک رہا۔ اور اپنی بلندی پر سے توحید اور رسالت محمدی کا اعلان کر رہا ہے۔ اور صداقت اسلام کا زندہ نشان نظر آتا ہے۔ اس پر سے اب بھی پانچوں وقت ایک وسیع فضا میں لا الہ الا اللہ کی آواز گونج رہی ہے۔ وہاں سے اب بھی اذان کے ذریعہ رسول عربی کے نام کی منادی کی جاتی ہے۔ وہ تمام حصہ جو دار مسیح اور دارالامان کہلاتا ہے۔ مع اپنی قدسی آبادی کے برابر آہنی چٹان کی طرح قائم ہے۔ جبکہ موجودہ انقلاب کی طوفان خیز لہریں ہر بڑی سے بڑی مخالف چٹان کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئی ہیں۔ یہ احمدی اپنی بصیرت اور اپنی روحانی آنکھ سے یہ بھی دیکھ رہا ہے۔ کہ قدرت جلد یا بدیر بہرحال فوق العادت اور تحیر خیز منظر اس زمانہ کی نسل آدم کی آنکھوں کے سامنے لا کر رہے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کا محبوب مسکن اس کا وطن مالوف ہاں وہ تخت گاہ رسول وہ تجلی گاہ جس کا دوبارہ مرکز بننا بظاہر ناممکنات سے ہے۔ وہ ساری قوموں کا مرکز اور ساری نسل انسانی کے درمیان اتحاد کا ذریعہ اور موجودہ حالت سے ہزاروں گنا شان کے ساتھ مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

اعلان مقاطعہ

مولوی شیخ محمد صاحب واقف زندگی نے جو پہلے دنیا پر ضلع ملتان اور علی پور ضلع مظفر گڑھ میں دیہاتی مبلغ رہ چکے ہیں۔ اور ان دنوں علی پور نزد شمس آباد ضلع لاہور میں دیہاتی مبلغ تھے۔ بغیر اجازت دفتر متعلقہ کسی اور جگہ ملازمت اختیار کر لی ہے۔ لہذا انہیں ملازمت سے برخواستگی اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کوئی دوست ان سے سلام و کلام نہ کریں۔ (ناظر امور عامہ)

خیریت مطلوب ہے

(۱) محمد ابراہیم صاحب برادر صوفی محمد اسحٰق صاحب واقف زندگی مبلغ سیرالیون اور ڈاکٹر مطلوب خان صاحب جو سجان پور ضلع پٹھانکوٹ کے رہنے والے ہیں جہاں کہیں ہوں جلد اطلاع دیں۔ حکیم فضل الرحمٰن وکیل التبشیر

(۲) ڈاکٹر سلطان علی صاحب مہوڈال (ہوشیار پور) والے جس جگہ ہوں اپنی خیریت اور موجودہ پتہ سے ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کو احمد اینڈ کو بازار پنساریاں سیالکوٹ کے پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ڈسپنسر کی ضرورت

ایک اچھے ہوشیار دیانتدار ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب اپنی درخواستیں بمعرفت مینجر الفضل لاہور بھجوا کر تفصیلات طے فرمالیں۔

یاد رفتگان

میرے ماموں میاں شاہ دین صاحب احمدی بھنڈہ ریاست پٹیالہ میں رہتے تھے۔ ان کے متعلق تلاش کے بعد اطلاع ملی ہے۔ کہ فساد کے دنوں میں سکھوں نے ان کو شہید کر دیا ہے۔ مرحوم موصی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بہت نیک اور تہجد گزار انسان تھے۔ بھڑی شاہ عبد الرحمن ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ ایک مشہور خاندان نوشاہی قادری جو حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کے ساتھ ملتا ہے میں سے تھے۔ آپ کئی بہت سے مرید تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد پیری مریدی کا کام چھوڑ دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے توکل پر درزی کا کام شروع کر دیا۔ اور آخیر عمر تک یہ کام کرتے رہے۔ ملکانہ میں تین ماہ تبلیغ کرتے رہے۔ اکثر رمضان شریف کا مہینہ قادیان میں گزارتے اور وہاں ہی روزے رکھتے۔ احمدی ہونے کے بعد گاؤں میں بہت مخالفت رہی۔ رشتہ داروں نے بھی مخالفت کی۔ چنانچہ آپ کا حقیقی خالہ کے گھر رشتہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نکاح کے وقت چند منٹ کے لئے کہہ دینا کہ میں احمدی نہیں میں لڑکی کا نکاح کر دونگی۔ مگر آپ نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیا معلوم گھر جاتے ہی میری جان نکل جائے۔ یا اس کی جان نکل جائے۔ پھر خدا تعالےٰ کے حضور کیا جواب دونگا۔ اس لئے میں احمدیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۲ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دیتے ہوئے دین کا خادم بنائے۔

خاکسار میاں عطاء اللہ احمدی چک ۱۶۳ ملتان

۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ پورا کرنے والے سابقون کی صف اول میں ہونگے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے مجاہد اپنے امام کے حضور وعدے پیش کرنے کے بعد اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ ان کا وعدہ جلد سے جلد ادا ہو جائے۔ کیونکہ وعدہ اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے ایک قرض ہے۔ اور قرض کا جلد سے جلد ادا ہونا ضروری ہے۔ جو احباب اپنے قرض کو ابتدائی سال میں ہی ادا کر لیتے ہیں۔ وہ جہاں ابتدائی سال میں ادا کر کے زیادہ ثواب حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور تحریک جدید کو زیادہ پہونچانے والے بن جاتے ہیں۔ وہاں وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی کے بھی حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ ابتدائی سال سے مراد ۳۱ مارچ تک ادائیگی ہے۔ چنانچہ حضور فرما چکے ہیں۔ کہ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں۔ پس ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے سابقون کی صف اول میں آنے والے ہیں۔ اور جو ۳۱ مارچ تک ادا نہ کر سکیں۔ اگر وہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں گے تو سابقون کی صف دوم میں ہونگے۔ کیونکہ ۳۱ مئی تحریک جدید کی ششماہی اول کی آخری تاریخ ہے۔

تحریک جدید کے ہر وعدہ کرنے والے کو ہر ممکن کوشش کر کے ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ جو اپنے وعدوں کو ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کر دیں گے۔ وہی سابقون کی فہرست میں آسکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے وعدہ کا کچھ حصہ ادا کیا ہے۔ اور کچھ حصہ باقی ہے۔ وہ سابقون میں نہیں آسکتے۔ اس لئے تحریک جدید کے ہر مجاہد کو کوشش کر کے سابقون کا حق حاصل کرنا چاہیئے۔

وکیل المال تحریک جدید

دیہات میں تبلیغ کے لئے واقفین کی ضرورت

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کی توسیع کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی سکیم کو جاری فرمایا ہے۔ اس سکیم میں وہ شخص بھی جو بظاہر کم تعلیم یافتہ ہے شامل ہو کر سچا مجاہد بن سکتا ہے تبلیغ کا کام ہی اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی کام ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس میں حصہ لیتا ہے۔ وہ حضور اقدس علیہ السلام کا سچا جانشین اور پیروکار ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی زندگی راہ خدا میں وقف کر کے مبلغ اسلام بنتے ہیں۔ دیہاتی مبلغین کلاس نمبر ۹ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا کے لئے وقف کی جائے۔

(۲) کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر علمی قابلیت رکھتا ہو۔

(۳) تعلیم کے بعد کم از کم ۲ سال بلا وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کرے۔

چونکہ تعلیم ماہ مئی سے شروع ہوگی۔ اس لئے جلد سے جلد وقف کرنے والے احباب دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور میں حاضر ہوں۔ تا ابتدائی امتحان لیا جا سکے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ولادت:۔ ۲۲-۲-۴۸ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ ملک عبد العظیم ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں

دو۲ عظیم الشّان نشان

از جناب عبدالحمید صاحب آصف !!

رحمت کا نشان

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر پیشگوئی کی تھی کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا ...... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ...... خدا نے یہ کیا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ہے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

"تجھے مبارک ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماری سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے ...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آپ کو موعود لڑکا دیا۔ جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ اور جس کا نام بشیر الدین محمود احمد ہے اور جو اس وقت جماعت احمدیہ کے محبوب امام ہیں۔ مندرجہ بالا پیشگوئی صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف الرحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے" (اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

ایک ہیبت ناک نشان سے متعلق پیشگوئی

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔

"منشی اندرمن صاحب مرادآبادی اور پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری وغیرہ جن کی قضا و قدر اور موت و فوت کے متعلق بقید تاریخ و وقت ایک پیشگوئی شائع ہوئی" اس کے بعد سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس کے بعد لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ حضور کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو چاہو پیشگوئی شائع کرو میری طرف سے اجازت ہے۔

۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو لیکھرام کے متعلق حضرت مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب۔ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء)

۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو ہی حضرت مرزا صاحب کو یہ دکھایا گیا "آج کی تاریخ سے جو ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام میں یہ شعر:

الا اے دشمن ناداں و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

(یعنی اے لیکھرام تو کیوں حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تلوار سے جو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیوں نہیں ڈرتا) لکھ کر لیکھرام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کی طرف ہاتھ کی تصویر دے کر اشارہ کیا تھا کہ اس کا تیغ سے کام تمام ہوگا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنی اخبار اشاعت السنت نمبر ۲ جلد ۱۸ میں لکھتے ہیں "ہاں اس قدر مسلم ہے۔ کہ چھ سال میعاد قتل لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی"

خود پنڈت لیکھرام نے لکھا "اس خدا نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا" (کلیات صـ۲۳۲)

ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر رسالہ آریہ مسافر مارچ ۱۹۱۰ء میں لکھتے ہیں "پنڈت لیکھرام صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایسا کافیہ تنگ کیا۔ کہ تکذیب اور نسخہ خبط کے جواب میں ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ آخر لاچار جھنجھلا کر قتل وغیرہ کی دھمکیوں پر اتر آئے۔ اور لکھدیا۔ کہ

"الا اے دشمن نادان بے راہ
تبرس از تیغ بران محمدؐ"

مندرجہ بالا حوالہ جات اس امر پر گواہی دیتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور یہ واقعہ چھ سال کے اندر ہونا تھا۔ اور لیکھرام کو "تیغ بران محمدؐ" سے ڈرایا گیا تھا

۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے اور وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد و غلاظ میں سے ہے۔ دیکھا اور اس نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے (برکات الدعا مطبوعہ اپریل ۱۸۹۳ء)

مندرجہ بالا کشف میں بھی پیشگوئی تھی کہ لیکھرام ایک خونی فرشتہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔

اگست یا ستمبر ۱۸۹۳ء میں کرامات الصادقین چھپی، اس میں حضرت صاحب کا یہ الہامی شعر لیکھرام کے متعلق درج ہے۔ وبشرنی ربی وقال مبشرا ستعرف یوم العید والعید اقرب (صـ۵۴)

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے بشارت دی اور کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو پہچان لیگا اور عید لیکھرام کی ہلاکت کے واقعہ کے بہت قریب ہوگی۔

لیکھرام کے متعلق حضرت صاحب کی ایک اور پیشگوئی بھی تھی یقضی امرہ فی ست (رضاء استفتاء در حاشیہ) یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا پیشگوئیوں کو جمع کرنے سے مندرجہ ذیل امور اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) لیکھرام قتل کیا جائے گا۔

۲۔ لیکھرام کے قتل کا ذریعہ "تیغ بران محمدؐ" ہوگی۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے الزام میں تلوار کا نشانہ بنایا جائے گا۔

۳۔ لیکھرام ایک خونی فرشتہ کے ہاتھوں قتل ہوگا۔

۴۔ فرشتہ کے قاتل ہونے میں یہ پیشگوئی مخفی تھی کہ اس کا قاتل پکڑا نہیں جائے گا۔

۵۔ لیکھرام کے قتل کا واقعہ عید کے دن کے بہت ہی قریب ہوگا

۶۔ لیکھرام کے قتل کا واقعہ بیس فروری ۱۸۹۳ء سے بیس فروری ۱۸۹۹ء تک یعنی چھ سال کے اندر ہوگا

۷ و ۸۔ لیکھرام کا کام چھ میں تمام کر دیا جائے گا۔ اس میں یہ پیشگوئی مخفی تھی جو کہ لیکھرام کے قتل کے واقعہ کے بعد ظاہر ہوئی۔ وہ یہ کہ قتل کا واقعہ ماہ مارچ کی ۶ تاریخ کو ہوا اور دن کے چھٹے گھنٹے ہوا

۹۔ یہ جو کہا گیا تھا کہ لیکھرام گوسالہ سامری ہے اور اس کی مانند ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا۔ اس میں یہ اشارہ تھا جو لیکھرام کے قتل کے واقع کے بعد معلوم ہوا کہ گوسالہ سامری شنبہ کے دن قتل کیا گیا تھا۔ اور لیکھرام بھی شنبہ کے دن قتل کیا گیا۔ گوسالہ سامری ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا تھا۔ اسی طرح لیکھرام بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا۔ کیونکہ اول قاتل نے اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور پھر ڈاکٹر نے اس کے زخم کو زیادہ کھولا اور بالآخر جلایا گیا۔ یہ وہ نو امور ہیں جو لیکھرام کے متعلق اللہ تعالےٰ نے مقدر کئے تھے۔

عیدؑ کے دوسرے دن شنبہ کے روز ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو دن کے چھٹے گھنٹے میں ایک شخص نے جس کی شکل خوفناک معلوم ہوتی تھی (جس کا بدن کانپ رہا تھا۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ پنڈت لیکھرام کو جب کہ وہ چارپائی سے اٹھے دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجے میں گھونپ دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکالدیں ...... اس نے (یعنی لیکھرام نے) کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اگر ایسا کرتا تو ممکن تھا کہ قاتل پکڑا جاتا ...... قاتل اپنا کام کر کے چلتا بنا۔ پنڈت لیکھرام ہسپتال پہنچائے گئے۔ پیٹ چاک تھا۔ انتڑیاں باہر تھیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں ...... جسم سے خون کے چشمے پھوٹ کر دو گھنٹے بہتے رہے۔ باوجودیکہ زخم سئے گئے۔ ڈاکٹروں نے جان توڑ کر علاج کیا۔ مگر پیغام اجل آپہنچا (از کتاب یادگار لیکھرام مصنفہ سنت رام آشفتہ)

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں پیشگوئی کے پورا ہونے کو کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اب ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ ایک مصلح موعود کے متعلق جو کہ تفصیلی تھی اور ایک پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق جو کہ اجمالی تھی۔ اور پھر ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار سے اس اجمال کی تفصیل بتا دی گئی۔ مصلح موعود کی پیشگوئی ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ اور "لیکھرام والی پیشگوئی ایک عظیم الشان نشان ہے جو اس طرح ظاہر ہوا کہ بعض آدمیوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا اور لکھا گیا تھا۔ کہ جو تکذیب قرآن شریف کی آریہ صاحبان کرتے ہیں۔ اس تکذیب میں وہ کاذب ہیں۔ اگر ان کو دعوےٰ ہو کہ وہ تعلیم جو وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے سچی ہے۔ یا نعوذ باللہ قرآن شریف منجانب اللہ نہیں۔ تو وہ مجھ سے مباہلہ کر لیں" (حقیقۃ الوحی صـ۳۱۲) اس پر پنڈت لیکھرام نے کہا کہ مجھے مباہلہ منظور ہے اور اس نے یہ دعا کی "کہ میں ...... قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے

اور ویدوں کو غلط سمجھتا ہے۔ اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔
(خبط احمدیہ ص۳۴۴)

چنانچہ پنڈت لیکھرام کی اس دعا کے بعد خدا تعالےٰ نے آسمان سے فیصلہ کیا۔ اس نے کاذب کی ذلت ظاہر کی اور صادق کی عزت۔ لیکھرام نے اپنے پرمیشر سے ایک فیصلہ مانگا تھا۔ چنانچہ اس کو منہ مانگا فیصلہ مل گیا۔ لیکھرام کی موت نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ میرزا غلام احمد صاحب جو قرآن کو خدا کا کلام جانتے اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتے ہیں۔ وہ صادق ہیں۔ اور پنڈت لیکھرام جو قرآن کریم کو غلط سمجھتا ہے۔ اور ویدوں کی طرف جو تعلیم منسوب کی جاتی ہے سچا سمجھتا ہے کاذب ہے

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک ایسے لڑکے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ جس کی غرض یہ تھی کہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ چنانچہ وہ موعود لڑکا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور جب وہ آٹھ سال کا تھا تو لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو مارا گیا۔

اس اشتہار میں اجمالی رنگ میں پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی گئی تھی جس کی غرض یہ تھی کہ وید تعلیم جو وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے صحیح نہیں ہے۔ اور قرآن شریف منجانب اللہ ہے۔"

ایک کی پیدائش قرآن شریف کی صداقت اور اس کے شرف کے لئے تھی اور ایک کی موت ویدوں کی تعلیم کے غلط ہونے اور قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کے متعلق تھی۔

۱۸۸۹ء میں حضرت مصلح موعود کی پیدائش ہوئی اور اس کے پورے آٹھ سال بعد ۱۸۹۷ء کو لیکھرام کی وفات ہوئی۔ ۶ مارچ کو لیکھرام کی وفات ہوئی اور آریوں کا محبوب لیڈر ان سے جدا ہو گیا۔ ......

.... ۱۴ مارچ کو ہمارا محبوب امام جس سے اسلام کی ترقی وابستہ ہے مسندِ خلافت پر متمکن ہوا۔ اور ہمارے لئے ماہ مارچ کی چھٹی تاریخ بھی ایک نشان رکھتی ہے۔ ایک ہیبت ناک اور دہشت ناک نشان جس نے آنکھوں والوں کو خدا کا چہرہ دکھا دیا۔ اور ہمارے لئے ۱۴ مارچ کا دن بھی ایک نشان رکھتا ہے۔ جب کہ وہ مصلح موعود جس کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو کی گئی تھی جس نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسند خلافت پر ۱۴ مارچ کو قدم رکھا۔ اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ ہم نے ان دو عظیم الشان نشانوں کے پیچھے ایک زندہ اور قادر خدا کو پایا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اسلام سچا ہے۔ اسلام کا رسول سچا ہے۔ قرآن مجید منجانب اللہ ہے۔ اور اسلام کا پہلوان یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجودہ زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور عظمت کیلئے خدا کے حکم سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مصلح موعود ہی برحق خلیفہ

وائی۔ایم۔سی۔اے ہال میں بزم مشاعرہ

لاہور ۵ رمارچ۔ انجمنِ خدام پاکستان کے زیر اہتمام وائی۔ایم۔سی۔اے ہال میں ۱۳ مارچ کو ایک مشاعرہ ہو رہا ہے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا تمام آمدنی کا نصف قائداعظم ریلیف فنڈ میں دیدیا جائے گا۔ اور باقی نصف حصہ آزاد کشمیر کی فوجوں کی امداد کے لئے وقف ہوگا۔ نامور شعراء کو شمولیت کی دعوت دی گئی ہے (اورینٹ پریس)

سپاہیوں کو ناجائز ٹیکس وصول کرتے وقت گرفتار کر لیا گیا

کراچی ۵ رمارچ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کل ٹریفک پولیس کے دو سپاہیوں کو گرفتار کیا جبکہ وہ ہارڈنگ برج پر سے گزرنے والے غیر مسلم تارکان وطن سے دو روپے فی کس کے حساب سے ناجائز ٹیکس وصول کر رہے تھے۔ واقعات اسطرح پر ہیں کہ ڈی۔ایس۔پی کو جب اطلاع ملی۔ تو وہ خود ہارڈنگ برج پر پہنچا۔ اور دیکھا کہ راستہ رُکا ہوا ہے۔ اور سپاہی ٹیکس وصول کر کے لوگوں کو گذارتے جاتے ہیں۔ ڈی۔ایس۔پی بھی گذارنے والے لوگوں میں شامل ہوگیا۔ اور سپاہیوں کو عین موقعہ پر گرفتار کر لیا۔ (ا۔پ)

لندن میں سر ظفراللہ خان کا اعلان ۔ ازصفحہ اول

کہ ان لوگوں کو جو گھر بار چھوڑ کر ریاست کو خیرباد کہہ گئے ہیں۔ پہلے واپس لاکر ریاست میں آباد کرایا جائے۔ لیکن یہ امر خود مشتبہ ہے۔ کہ آیا وہ مہاجرین اس علاقے میں کہ جہاں انہیں مصائب مالایطاق کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ واپس آنے پر رضامند بھی ہونگے یا نہیں۔

آزاد استصواب رائے کی "ہندوستانی تعریف" پر روشنی ڈالتے ہوئے سر ظفراللہ خان نے کہا حکومت ہندوستان آزاد استصواب اسکو سمجھتی ہے۔ کہ جو ہندوستانی فوجوں کے سایہ تلے عمل میں لایا جائے۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اگرچہ جمہوری اصولوں کا اپنے آپکو پابند قرار دیتے ہیں۔ لیکن آزاد استصواب رائے کیلئے فوجوں کی موجودگی ضروری خیال کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے پاکستان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ جب استصواب رائے کیا جائے۔ تو نہ ہندوستان کی فوجیں وہاں موجود ہوں اور نہ پاکستان کی۔ ایک دفعہ جب امن بحال ہو جائے تمام بیرونی فوجیں ہٹالی جائیں۔ اور اگر امن برقرار رکھنے کے لئے بعض فوجوں کی موجودگی ضروری خیال ۴

۴ کی جائے تو غیر جانبدار فوجوں کی خدمات حاصل کر کے اس ضرورت کو پورا کیا جائے۔ اور ایک غیر جانبدار حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے چنانچہ یہی پوزیشن سلامتی کونسل کے زیر غور تھی۔ اگر صحیح طریق کے مطابق رائے طلبی ہوئی۔ اور پھر بھی باشندگان کشمیر نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا تو پاکستان اس فیصلے کو منظور کر لیگا۔ اگرچہ یہ ایک غیر دانشمندانہ فیصلہ ہوگا۔ اور برعظیم کے دوسرے حصوں میں جو کچھ پہلے ہی رونما ہو چکا ہے اس کو دیکھتے ہوئے اس فیصلہ کو تسلیم کرنا خودکشی کے مترادف ہوگا (رائٹر)

ماسٹر تارا سنگھ کو سیاست سے ریٹائر ہونیکا مشورہ
"فلاح و بہبود کے صحیح طریقوں سے روگردانی قوم کو تباہ کر دیگی"

امرتسر ۵ رمارچ۔ مشہور اکالی لیڈر سردار گوردیال سنگھ ڈھلوں نے ماسٹر تارا سنگھ کے حالیہ بیان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر وہ زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ تو انکو سیاست سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ سردار گوردیال سنگھ نے مزید کہا۔ کہ میں کامل ایک ہفتہ تک تارا سنگھ جی کے بیان پر غور کرتا رہا ہوں۔ لیکن میں اس کی منطق سمجھنے سے قاصر ہوں۔ غیر ضروری طور پر بیان میں وقتی جوش کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی ایسے غیر ذمے دار الفاظ اور زہر آلود زبان میں کہ جو ان جیسے لیڈر کی شان کے شایاں نہیں۔ جو کچھ اُنہوں نے کہا ہے۔ وہ اکالی دل یا سکھوں کی کسی اور سیاسی پارٹی کے خیالات کی قطعاً نمائندگی نہیں کرتا اصل فلاح و بہبود کے طریقوں سے روگردانی قوم کو تباہ کر دے گی۔ اگر کانگرس کے پروگرام سے انہیں اتفاق نہیں ہے۔ تو ماسٹر جی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سے بہتر پروگرام پیش کریں۔ محض جذباتی نعرے لگانے سے کچھ نہیں بنا کرتا۔ اگر ہم چند لوگوں سے دوستی نہیں کر سکتے۔ تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ باقی دوسرے لوگوں سے ہمارے دوستانہ تعلقات برقرار رہیں۔ اور اُن کو ناراض کرنے کا موجب نہ بنیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ماسٹر جی نے ایسا بیان دے کر بہت عجلت پسندی سے کام لیا ہے۔ اور پنتھ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ہے۔

سیم کے بڑھتے ہوئے خطرے کی روک تھام

لاہور ۵ رمارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک نوٹ مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں سلسلہ انہار کی توسیع کیساتھ ساتھ سیم کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ حکومت اس خطرے کی روک تھام کے سلسلے میں ہر ممکن تدبیر عمل میں لارہی ہے پچھلے کئی سالوں سے سیم بڑھتی جارہی ہے۔ اور بعض رقبوں میں تو زمین کے نیچے پانی کی سطح زمین کی سطح کے بہت قریب پہنچ گئی ہے رسول ہائیڈل سکیم کے ماتحت ٹیوب ویل بنائے جا رہے ہیں۔ جو سیم کی روک تھام کرینگے۔ اسکے علاوہ تمام نئی نہروں کی تعمیر کے وقت ان کے اندر پختہ پلستر کیا جاتا ہے۔ ہنفل کے رقبہ میں بجری کا پلستر کیا جا رہا ہے۔ حویلی کی بڑی نہر اینٹوں کے ذریعے پختہ کی گئی ہے۔ کئی اور برانچوں میں پختہ پلستر کرنے کا کام ہاتھ میں لیا جا رہا ہے۔ (ا۔پ)

آسٹریلیا کے باشندے پاکستان کی ہر ممکن امداد کیلئے تیار ہیں!

لاہور ۵ رمارچ۔ اگر ہم آسٹریلیا والے کسی طرح "پاکستان کی مدد کر سکتے ہوں۔ تو ہم اس میں کسی قسم کا تامل نہیں کرینگے" ــــ یہ اعلان آسٹریلیا کے سائنسدانوں کے وفد کے لیڈر سرجان میڈس نے پنجاب یونیورسٹی کے طلبہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کیا۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے صوبے میں سائنس کی تحقیقات کو فروغ دینے کے سلسلے میں خود اس وفد کو دعوت دی۔ یہ لوگ سرکاری مہمانوں کی حیثیت سے رہے۔ اور ایک ہوائی جہاز وفد کے ارکان کے دورے کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ وفد نے مختلف سائنسی اداروں اور کالجوں کا معائنہ کیا۔ رخصت ہونے سے پہلے وفد کے ارکان نے پاکستانی طلبہ کے آسٹریلین یونیورسٹی میں داخل ہونے کی تجویز کا خیر مقدم کیا۔ اس طرح دونوں ملکوں میں علمی تعلقات استوار ہونگے۔ آپ نے یہ بھی وعدہ کیا۔ کہ وہ پاکستان کو اپنے ملک کی جدید ترین سائنسی ترقیوں سے آگاہ کرتے رہینگے۔ (ا۔پ)

کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنیکی تجویز

کراچی ۵ رمارچ۔ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ حیدرآباد کی طرف سے گورنر سندھ کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ جسمیں علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی کہا گیا۔ کہ کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنے کی تجویز کو ہر سندھی کو مخالفت کرنی چاہیئے۔ جواب میں آپ نے کہا۔ کہ سرکاری طور پر انہیں ابھی تجویز کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے (ا۔پ)

برٹش لیگ بنی یہودہ بازار کے حادثہ کی ذمے دار نہیں ہے

لندن ۵ رمارچ۔ برطانیہ کی فاسسٹ یونین تحریک کے لیڈر سر اوسولڈ موسلے نے کل رات ہنگامہ ریڈیو کی اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ بنی یہودہ بازار کے حادثہ کی ذمے داری فلسطین کے ایک ایسے گروہ پر عائد ہوتی ہے۔ جو برطانیہ کی فاسسٹ یونین کے ساتھ الحاق رکھتا ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض ممبران کے نام ہوائی ڈاک کے ذریعے یروشلم سے ایسے پمفلٹ موصول ہوئے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ برٹش لیگ کی فلسطینی شاخ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں جن میں بنی یہودہ کے حادثہ کی ذمے داری کو تسلیم کیا گیا ہے۔ نیز یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ ریٹائرڈ برطانوی ملازمین نے یروشلم کے مشہور گرجا میں یہ قسم کھائی ہے۔ کہ وہ یہودیوں کے خلاف جہاد کرینگے (رائٹر)

مدراس کونسل کے مسلم لیگی ممبر متحدہ پارٹی میں شامل ہو گئے

مدراس ۵ مارچ - مدراس لیجسلیٹو کونسل (ایوان اعلیٰ) کے مسلم لیگی ممبروں نے اپوزیشن بنچوں سے سیٹیں چھوڑ دیں اور نو ساختہ متحدہ جمہوری پارٹی میں جا ملے - سوالات کا وقت گذرنے پر مسٹر آر - بی رام کرشن راؤ نے اعلان کیا مسلم لیگ جس کے ممبر چھ سے چار تک پہنچ گئے ہیں - اب سرکاری طور پر اپوزیشن پارٹی نہیں رہی - اور متحدہ پارٹی آج سے اپوزیشن شمار ہو گی -

سر ظفر اللہ خاں کی مسٹر ایٹلی سے ملاقات

لنڈن ۵ مارچ - سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے کل شام برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی سے ملاقات کی - یہ ملاقات ایک گھنٹہ جاری رہی - آج آپ بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک واپس تشریف لے جا رہے ہیں - جہاں سلامتی کونسل میں پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات پر پیر کے دن پھر بحث شروع ہونے والی ہے -

ڈیڑھ کروڑ میں سے حکومت سندھ کا حصہ

کراچی ۵ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اپنے بجٹ میں مہاجرین کی امداد کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی جو رقم مخصوص کی ہے اس میں سے صوبہ سندھ کو چالیس لاکھ روپے دیئے جائیں گے - اس رقم میں سے صوبائی حکومت ضرورت مند مہاجرین کو کاروبار چلانے کے لئے قرضے دیگی - جو ان سے بعد میں وصول کئے جائینگے اور وصول شدہ رقم حکومت پاکستان کو واپس کر دی جائیگی - (اے - پی - آئی)

جرمن تاجروں کو غیر ملکوں میں جانے کی اجازت

نئی دہلی ۴ مارچ - یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد سے پہلی بار جرمن تاجروں کو معاہدہ کرنے، نئی مصنوعات کا معائنہ کرنے اور نئے صنعتی طریقوں کو دیکھنے اور قیمتوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور جرمنی کے باہر نئے خریدار معلوم کرنے کے لئے غیر ملکوں میں جانے کی اجازت دی جائے گی -

مزید معلوم ہوا ہے کہ جرمن جہاز ران اور نقل و حرکت کی کمپنیوں کو اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ برطانوی اور امریکہ کے مشترکہ علاقوں میں معمول کے مطابق درآمد و برآمد کی سرگرمیاں شروع کر دیں - (اسٹار)

برطانوی عجائب گھر میں ہندوستانی آرٹ کی تقسیم - !

کلکتہ ۴ مارچ - یہاں معلوم ہوا ہے کہ اسوقت لندن کے عجائب گھر میں جو قدیمی ہندوستانی آرٹ کے خزانے رکھے ہوئے ہیں حکومت ہند ان کی تقسیم کے لئے آخری قدم اٹھا رہی ہے -

فلسطین کی تقسیم کا کوئی امکان نہیں رہا

سلامتی کونسل کی اکثریت تقسیم کے خلاف ہے

لنڈن ۴ مارچ فلسطین کے تقسیم ہونے کا امکان ختم ہو گیا - امریکی قرارداد پر گیارہ میں سے سات ممبر تقریر کر چکے ہیں کسی نے اس کی پورے طور پر حمایت نہیں کی - اور یہ بات یقینی ہے کہ بقیہ تینوں نمائندے (فرانس وارجنٹائن اور یوکرین) بھی اس کی حمایت نہیں کریں گے -

تقسیم کے متعلق روس امریکی نظریہ کے قریب تر آ گیا ہے جتنا وہ نفاذ کے متعلق مبہم رویہ رکھتا ہے - منگل کے روز امریکی نمائندہ کی مزید وضاحت بھی مبہم ہی رہی - روس نے امریکی تجویز کے پہلے حصہ میں پیش شدہ تقسیم کو تو منظور کر لیا ہے - لیکن روس مجلس تحفظ کے باہر "پانچ بڑوں" کے مابین صلاح و مشورہ کرنا چاہتا ہے - اور عربوں کے ساتھ مصالحت کی خواہاں کمیٹی کی خواہش کے خلاف یہودی اور فلسطین میں تقسیم کا نفاذ کرنیوالا کمیشن بھی اس صلاح و مشورہ میں شریک ہو جیسا کہ شروع سے ہی ظاہر کر دیا گیا تھا -

برطانیہ نے مفاہمتی کمیٹی میں جس کا کام تقسیم کا نفاذ تھا، حصہ نہیں لیا - بلجیم چاہتا ہے - کہ کونسل پہلے ہی تقسیم کو منظور کرنے سے انکار کر دے اور امریکہ کی تجویز میں سے اسکے حصہ کو اُڑا دے - (اسٹار)

اس ماہ کے آخر تک اس مقصد کے لئے برطانوی عجائب گھر اور حکومت ہند و پاکستان کے افسروں کا ایک جلسہ ہو گا - (اسٹار)

روس اور مصر میں معاہدہ

قاہرہ ۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ کل رات روس اور مصر کے مابین تبادلہ کا جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے مصر روس کو ۳۸ ہزار ٹن روئی دیگا - اور روس مصر کو ۲۱۶ ہزار ٹن گندم - اور ۱۶ ہزار ٹن مکئی دیگا - (اسٹار)

راڈار کا پہلا بندرگاہ

لنڈن ۴ مارچ - آئل آف مین میں حال ہی میں دنیا کا پہلا راڈار بندرگاہ قائم کیا گیا ہے - ایک برقی رہنما کی مدد سے ہر موسم میں جہازوں کو ۱۲ میل سے لے کر بندرگاہ تک راستہ دکھایا جائیگا - خواہ کتنا ہی کہر کیوں نہ پڑ رہا ہو - اس راڈار کیوجہ سے وہ تمام دشواریاں دیکھ لی جائیں گی - اور ان کو ہٹا دیا جائے گا - جن کی وجہ سے جہازوں کو ایک یا دو دن کے واسطے رکنا پڑتا تھا - لیورپول دوسرا بندرگاہ ہو گا جہاں راڈار کنٹرول لگایا جائے گا - (اسٹار)

بیکانیر میں عوامی حکومت

نئی دہلی ۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ۵ مارچ کو بیکانیر میں ایک عارضی عوامی حکومت قائم کر دی جائے گی - اس تقریب میں شرکت کے لئے ریاست کے سابق وزیر اعظم مسٹر کے - ایم پانیکر جنہیں چین میں ہندی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے، جلد ہی وہاں جانے والے ہیں - (اسٹار)

مغرب فلسطین کی خارجی پالیسی کا گہرا مطالعہ کر رہا ہے

پیرس ۴ مارچ - فرانسیسی اسمبلی میں مغرب کے نمائندوں کی حرکات سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ وہ عرب اور دوسرے اسلامی ممالک سے متعلق فرانسیسی خارجی پالیسی کا بہت گہرا مطالعہ کر رہے ہیں - اسی وجہ سے فرانسیسی حکومت ان کے رویہ اور تقاریر پر زیادہ توجہ دے رہی ہے - اور اسلامی معاملات کے لئے جو اسٹیٹ انڈر سیکرٹری کے عہدہ کی تخلیق پر سوالات ہوئے ہیں ان سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے اپنا رویہ نئے سرے سے تبدیل کر لیا ہے - (اسٹار)

پنڈت نہرو کی طرف سے مسٹر آئینگر کو شاباش

نئی دہلی ۵ مارچ - آج ڈومینین پارلیمنٹ میں مسٹر گوپال سوامی آئنگر اور ان کے ساتھیوں کے کام کو بہت سراہا گیا اور کہا ہے امن کونسل میں جس لیاقت اور دلجمعی سے انہوں نے ہندوستان کا کیس پیش کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے - وہ اب دوبارہ واپس روانہ ہو گئے ہیں انہیں حکومت کی پوری پوری حمایت حاصل ہے - آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل بجائے ہماری شکایت کے دوسرے معاملات میں اُلجھ گئی - بہت سے صدمے سہنے کے باوجود جمعیت اقوام کے مقاصد اور نظریات سے ہم اب بھی متفق ہیں اور اپنے آپ کو اس سے وابستہ سمجھتے ہیں - ہندوستانی فوج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس نے کشمیر میں بلا تفریق و امتیاز سب کی امداد کی ہے اور نہایت غیر جانبداری سے اپنے کام کو انجام دیا ہے - (اے پ)

آزاد فوج نے ہندوستانی سپاہیوں کی ایک ٹولی کو گرفتار کر لیا

لاہور ۵ مارچ - حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کی طرف سے ایک پریس بیان مظہر ہے - کہ "میرا لکے قریب ہندوستانی سپاہیوں کی ایک پارٹی کو آزاد فوج کے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا ہے - یہ لوگ ایک سڑک پر مصروف کار تھے راجوری کے علاقہ میں دشمن کی طرف سے بمباری جاری ہے جس کے نتیجے میں دو شہری باشندے ہلاک ہو چکے ہیں - اور ایک عورت زخمی ہوئی ہے - (اے پ)

چوہدری غلام عباس کراچی جا رہے ہیں

سیالکوٹ ۵ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ چوہدری غلام عباس صدر کشمیر مسلم کانفرنس عنقریب بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جانیوالے ہیں - آپ وہاں کشمیر کے مسلمان پناہگزینوں کی امداد اور ان کو آرام پہنچانے کے سلسلے میں مناسب انتظامات کرینگے (اے پ)

ہندوستانی سفیر برسلز جا رہا ہے!

لنڈن ۴ مارچ - بلجیم میں ہندوستان کے منتظم امور مسٹر بدر الدین طیب جی کے پہنچ جانے سے ہند و یورپ کے تعلقات کی زنجیر میں ایک کڑی کا اضافہ ہو جائے گا - مسٹر طیب جی اگلے ہفتہ کے اخیر تک برسلز پہنچ جائیں گے - آجکل مسٹر طیب جی لندن میں ہندوستانی سفیر سے کچھ بات چیت کر رہے ہیں اور آپ غالباً جمعہ کو لندن سے روانہ ہو جائیں گے - (اسٹار)

شیخ عبد اللہ کو وزیر اعظم بنا دیا گیا

نئی دہلی ۵ مارچ - مہاراجہ جموں و کشمیر نے آج ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام پر جو فرمان جاری کیا ہے وہ آج ڈومینین پارلیمنٹ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے پڑھ کر سنایا - اس کی رو سے مہاراجہ کی وزراء کی کونسل وزیر اعظم کے علاوہ ان وزراء پر مشتمل ہو گی جنہیں وزیر اعظم مشورہ سے مقرر کیا جائے گا - شیخ عبد اللہ کو ۵ مارچ سے وزیر اعظم بنا دیا گیا ہے - مہاراجہ کی طرف سے ایک دیوان بھی مقرر کیا جائے گا - اور وہ بھی کابینہ کا رکن ہو گا - مہاراجہ نے تمام باشندوں کو یقین دلایا ہے کہ سب کیساتھ بلا تفریق و امتیاز یکساں سلوک کیا جائے گا - اور ہر ایک کے لئے ترقی کے مواقع کھلے ہونگے - حالات سازگار ہونے کے فوراً بعد وزراء کی کونسل عام انتخابات کے ذریعے نیشنل اسمبلی کا قیام عمل میں لائیگی - نیشنل اسمبلی نیا آئین مرتب کریگی جس میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا خاص خیال رکھا جائے گا - ضمیر کی آزادی - تقریر کی آزادی اور اسمبلی کی آزادی وہ بنیادی اصول ہوں گے جن پر نئے آئین کی بنا رکھی جائیگی - پنڈت نہرو نے جب یہ اعلان اسمبلی میں پڑھ کر سنایا تو شیخ عبد اللہ اور بخشی غلام محمد کے علاوہ نیشنل کانفرنس کے دیگر لیڈر گیلری میں موجود تھے - پنڈت نہرو نے مہاراجہ کے اس اقدام کی بہت تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ شیخ عبد اللہ اور انکے ساتھی اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھا سکینگے - مسٹر شبن لال سکسینہ نے تجویز پیش کی کہ کشمیر پر بحث کیلئے ایک دن مقرر کیا جائے - وزیر اعظم نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ اس حال میں معاملہ سلامتی کونسل میں ہے بحث فائدہ مند ثابت نہیں ہو گی -